



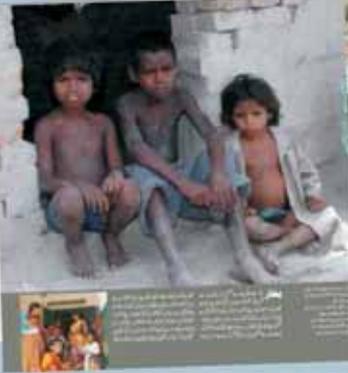
ارشاد جمل، پہنہ، بہار

کالا آزار پر معلومات افزا مضمون نہ صرف بروقت ہے بلکہ سستے داموں متعلقہ دوائیوں کی دستیابی پر ایک دردمندانہ اپیل بھی ہے۔ ڈاکٹری بیٹھا کرنے تیار کیا کہ لیسریج کئی پروگرام کے دوران ڈی ڈی ٹی چھڑکاؤ کی وجہ سے کالا آزار کا پھیلاؤ رک گیا تھا۔ چونکہ کالا آزار ہر چار سست پھیننے والی وہا ہے جس کے ذریعہ ایم ایس سینڈ فلانی کے ذریعے پھیلتے ہیں۔ ڈی ڈی ٹی نے سینڈ فلانی کا خاتمہ کر دیا تھا۔ کالا آزار سے متاثرہ افراد اور ان کے مساکن کی مدد ہوتی تصویریں، انصاف نظری کہانیاں دہرائی نظر آتی ہیں۔ شوی قسمت سے، سینڈ فلانی کی افزائش نہیں غلیظ مقامات پر ہوتی ہے جہاں اس سے متاثر ہونے والے افراد رہتے اور بستے ہیں۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ کالا آزار ہر ماہ مزید ۱۶ کلومیٹروں تک پھیل جاتا ہے۔ میرے خیال میں ناداروں کی صحت مند بستیوں کی تعمیر کم اہمیت کی حامل نہیں ہے۔ ہمارے اس خط کی مصیبت پر ایک اچھے مضمون کے لئے ہم شکر گزار ہیں۔

جانکی ترون شکلا

احمد آباد، گجرات

مضمون "کالا آزار کا آزار" میرے دل کو چھو گیا۔ ہندوستان میں ایسے ہزاروں ڈل کلاس خاندان ہیں جو ان بچوں کی جانب دیکھنے کی کوشش نہیں کرتے لیکن امریکہ نے اس مسئلہ کو منظر عام پر لانے کا کام کیا۔



میٹھی کروون میٹر

انسٹی ٹیوٹ فار ون ورلڈ ہیلتھ
سان فرانسسکو، کیلی فورنیا

بہار کے عوام پر کالا آزار کے سماجی اور ذاتی اثرات پر لکھا گیا یہ مضمون نہ صرف درست بلکہ دل کو چھونے والا مضمون ہے اور اس سے عملگی کے ساتھ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس بیماری پر قابو پانے کے لیے کیا کارروائیاں کی جا رہی ہیں اور کہاں کہاں کام باقی ہے۔ شاہاں۔ تموڑی سی وضاحت بھی ہو جائے۔ فنی زون ایٹو ٹیریس نی کا براؤن نام ہے۔ دونوں ایک ہیں۔ ایک ہی دوا کے دو نام ہیں اور اگرچہ ون ورلڈ ہیلتھ امریکہ میں قائم ہے لیکن پاروماس آئی ایم ایچیشن ہندوستانی محققین نے ہندوستان میں ہی تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ چوتھے مرحلے کے لئے جن مریضوں کا مطالعہ کرتا ہے ان کی تعداد ۲۰۰۰ ہے۔

ایس رگھوناتھ پریہو 'الہا' کیلہ

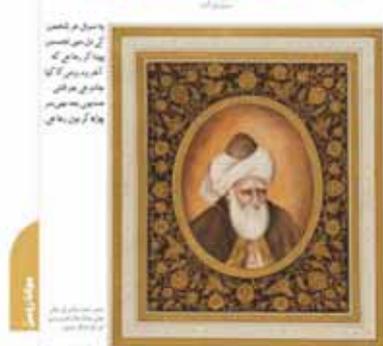
ایہین کے بیک کور پر شائع شدہ مضمون "ہینے کے کینسر کی بروقت تشخیص" نہایت معلوماتی اور متاثر کن ہے۔ جینی ملغورڈ قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے نہایت صفائی سے اپنے ہینے کے کینسر سے متاثر ہونے کا ذکر کیا اور بتایا کہ سرجری نے انہیں کیسے نئی زندگی دی۔ ان کا یہ بیان ان خواتین کے لئے ایک نمونہ ہے جو پاکستان کے کینسر سے متاثر ہونے کے باوجود میموگرام ٹیسٹ سے اس لئے انکار کرتی ہیں کہ اس سے ان کی تھی تشہر ہوگی اور انہیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میری بیوی بھی ان میں سے ایک ہیں۔ حکومت اور غیر سرکاری خلائی تنظیموں کو چاہئے کہ میموگرام ٹیسٹ کے لئے لوگوں کو آمادہ کریں۔

یوسف ناظم 'مبئی'

آپ شاید یقین نہ کریں کہ آپ کے خوبصورت اور موثر رسالہ ایہین کے مطالعے سے میری آنکھیں روشن اور دل شاد ہو جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کا رسالہ ہے بڑا دلنواز۔ میں اسے مجبوراً تو کہہ نہیں سکتا مگر یہ ہے جو خوب۔ مولانا روم سے متعلق مضمون پائلٹ بروقت برٹل اور گراؤنگیز ہے۔ میں انہی دنوں مولانا کی یاد میں انجمن اسلام بمبئی نے اظہی بیانے پر ان کی یاد کی تقریب کا اہتمام کیا۔ بلدی جیسی معمولی اور نظر انداز کی جانے والی چیز کو آپ نے زرخا لکھ کر اسے اس کے صحیح منب اور مقام تک پہنچا دیا۔ کالا آزار اور امریکہ میں پولیو کی گلست فاش چشم کشا تحریریں ہیں اور علاج بذریعہ قرض ایک

انوکھا مضمون ہے۔ لیکن ان سب مضامین پر بھاری مضمون "بے خبری کا مال" ہے۔ یہ قصہ درد ہے دوس عمرت ہے اور ایک اہم پیغام ہے۔ دل میں اتر جانے والے مضمون کی داو ظاہر ہے تہہ دل سے ہی دی جاسکتی ہے۔ آپ نعمت خداوندی سے نوازے گئے اور انجم بن کر چکے۔

روحانی شاعری



بیکل اتسامی 'بلرام پور' یوپی

ایہین فردوس نظر ہوا۔ اس کے ذریعہ امریکہ کی تہذیبی معاشرتی معلومات میں اضافہ ہوا۔ جہاں تک اردو زبان کی توسیع و اشاعت کا معاملہ ہے امریکہ میں ہندو پاک کے ذہین لوگوں کی اپنی زبان و ادب سے محبت و تعلق کا پر صحت مظاہرہ ہے۔ میں اور میرے محترم شعراء اور ادباء جناب سردار جعفری، کینی اعلیٰ اختر الامان، حسن کمال، عزیز نقوی وغیرہ ۱۹۸۰ میں بزم ادب امریکہ کا نواڈا کی دعوت پر گئے تھے اور لگ بھگ ایک مہینہ نشستوں میں شریک رہے۔ برادر دم ڈیوڈ میٹھی ز اور پریٹیا چٹ وغیرہم بھی شریک تھے۔ وہ پہلا وقت تھا جب امریکہ میں اردو کی تبلیغ و توسیع کا سفر تھا۔ پھر رستہ کھلا اور اب ہمارے شعراء تجارتی تھکے نظر سے بھی بانے جاتے ہیں۔

ہارٹ لینڈ راک

